ساتھ رہے ہوں گے۔ یہ تمام علماء اور مؤرخ اس قدر بے کس و بے یار و مددگار سمجھ لیے گئے۔ کہ ان کو بادشاہ کے چند ملازموں نے ہی خود ان کی اپنی حویلی سے نکال دیا۔ کسی نے کچھ تعرض تک نہیں کیا۔ یہاں تک کہ خود فرزندان شاہ ولی اللہ یا ان کے تلامذہ یا معتقدین نے ان کی زندگی کے اس اہم سانحہ کو مارے ڈر کے کبھی اور کہیں ذکر بھی نہیں کیا اور تو اور خود مولانا فخر صاحب کے کسی اور مرید یا تذکرہ نگار نے حضرت مولانا کے اس ہمدردانہ فعل اور شاہ عبدالعزیز صاحب کے ساتھ اس حادثے کا کہیں ذکر نہیں کیا۔ یہ بات بالکل قرین قیاس نہیں معلوم ہوتی۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا جائداد کی ضبطی کا واقعہ شاہ عبدالعزیز صاحب کی زندگی کے کسی بھی حصے میں پیش بھی آیا تھا یا یہ سرے سے ہی فرضی ہے۔ اس سوال کا جواب ذرا کافی مشکل ہے۔ اس لئے کہ اس سلسلے میں ہمارے پاس کوئی بہت ہی معتبر اور صحیح روایت موجود نہیں ہے۔ اور ہندوستان میں خصوصاً اس زمانے کی تاریخ کو اس قدر توڑ مروڑ ڈالا گیا ہے کہ اصل حقیقت کا اندازہ لگانا آسان نہیں۔ گذشتہ سال ایک کتاب پاکستان سے فضائل صحابہ و اہل بیت کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ جس کے مقدمے میں محمد ایوب قادری صاحب لکھتے ہیں۔

"ضبطی جائداد کا واقعہ صحیح ہے۔ کیونکہ جائداد کے متعلق تحریری حوالہ ملتا ہے کہ شاہ عبدالعزیز دہلوی نے ۳۰ جون سنہ [illegible]ء کو ایک درخواست رزیڈنٹ دہلی کے توسط سے سکریٹری پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ کو دی تھی کہ دہلی میں ان کی جو جائداد ضبط ہو چکی ہے وہ واگذاشت کی جائے۔ اس درخواست کو قابل اعتنا سمجھا گیا چنانچہ کیفیت کے خانے میں درج ہے۔

The Resident, Delhi forwards copy and letter from the superintendent of the assigned — territory and recommends that the land in Haveli palam formerly owned by Maulvi

Shah Abdul Aziz be restored to him.

"شاہ عبدالعزیز کی یہ درخواست منظور ہو گئی اور دس جولائی ۱۸۵۸ء سیکرٹری پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ کی طرف سے ریذیڈنٹ کو اطلاع دی گئی کہ گورنمنٹ شاہ عبدالعزیز کی جائداد واگزاشت ہونے کی تجویز منظور کرتی ہے۔"[1]

پھر حاشیے میں ایوب قادری صاحب نے لکھا ہے۔

"جائداد اور اس کے واگزاشت ہونے کے متعلق ملاحظہ ہو پریس لسٹ آف اولڈ ریکارڈس ان دی پنجاب سکریٹریٹ آف دہلی ریذیڈنسی اینڈ ایجنسی ۱۸۰۶ء۔"

محمد ایوب قادری صاحب نے جو عبارت نقل کی ہے وہ نامکمل سی ہے۔ پوری عبارت سامنے ہوتی تو نتیجہ نکالنے میں زیادہ آسانی ہوتی۔ پھر یہ اقتباس ان کو کہاں اور کس کیفیت کے خانے سے ملا ہے۔ اور درخواست دینے کی تاریخ ان کو کہاں سے حاصل ہوئی ہے۔ اگر یہ اسی انگریزی عبارت کا ایک حصہ ہے تو پھر اسے بھی عبارت کے ساتھ ہی نقل کر دیا ہوتا۔ پھر سکریٹری پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ کا اصل جواب بھی نہیں نقل کیا۔ جہاں سے یہ اقتباس لیا ہے۔ اس کا صفحہ نمبر وغیرہ بھی نہیں دیا۔ جس کتاب کا اس میں حوالہ دیا گیا ہے اس نام کی کتاب تو مجھے نہ مل سکی۔ ایک دوسری کتاب زیر نظر ہے جس کا نام ہے ریکارڈس آف دی دہلی ریذیڈنسی اینڈ ایجنسی (۱۸۰۷ء تا ۱۸۵۷ء) مطبوعہ لاہور ۱۹۱۱ء ہے اور غالباً ایوب قادری صاحب کا مطلب اسی کتاب سے ہے مگر مجھے اس کتاب میں یہ عبارت نہ مل سکی۔

ممکن ہے یہ عبارت صحیح ہو اور اس میں جن مولوی شاہ عبدالعزیز کا ذکر ہے وہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ہی ہوں۔ اور اگر یہ صحیح ہے تو ممکن ہے ان کے خروج و انقلاب کے نتیجے کے طور پر ان کی یہ جائداد ضبط ہوئی ہو۔ بہر حال اس عبارت سے بھی کتاب تحفہ اور مناقب

[1] فضائل صحابہ و اہل بیت (مقدمہ) پاک اکیڈمی کراچی ۱۹۶۸ء صفحہ ۵۶

نیز یہ دونوں کی روایات کی تردید ہوتی ہے اس لئے کہ یہ درخواست ۲۰ جون ۱۸۳۰ء کو دی گئی ہے اور دس جولائی ۱۸۳۰ء کو (یعنی کل دس دن کے اندر) منظور ہو جاتی ہے اور اس کی سفارش کرنے والا اس زمانے کا دہلی کا ریزیڈنٹ تھا۔ اور اس زمانے میں دہلی کا ریزیڈنٹ سیٹن ہی تھا۔ ظاہر ہے کہ جو شخص شاہ عبدالعزیز صاحب سے اتنے اچھے تعلقات رکھتا ہو اور جو ان کی جائداد کی واپسی کی سفارش کرتا ہو اس نے شاہ عبدالعزیز صاحب سے کیونکر جھگڑا کیا ہوگا۔

پھر دوسری روایت کی تردید یوں ہو جاتی ہے کہ شاہ عبدالعزیزؒ کی جائداد ۱۸۳۰ء میں واگذاشت ہوتی ہے اور حضرت شاہ فخرصاحبؒ کا وصال اس سے بائیس سال پہلے ہی ۱۸۰۸ء میں ہو جاتا ہے۔ مناقب فخریہ ۱۲۰۱ھ میں لکھی گئی۔ ظاہر ہے اس وقت یہ عبارت مناقب فخریہ کے مؤلف نے نہیں لکھی ہوگی۔ غالباً بعد میں کسی نے اس عبارت کو شامل کر دیا ہے۔ جیسا کہ اس کے فوراً بعد کی عبارت سے اوپر کی عبارت کے بے محل ہونے کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس طرح کی عبارات ہر زمانے میں تذکروں میں شامل کی گئیں ہیں اور اسی وجہ سے خصوصاً علماء کے تذکروں کا لٹریچر کافی گڈ مڈ سا ہو گیا ہے۔ ان کی تحقیق اور پھر سچ و جھوٹ کو الگ الگ کرنے کی سخت ضرورت ہے۔

ہندوستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت

مؤلفہ سید مناظر احسن صاحب گیلانیؒ

ہندوستان میں اپنا وطن بنانے کے بعد اس ملک کے لئے مسلمانوں نے تعلیم و تربیت کا جو نظام قائم کیا تھا اس کی دلآویز تفصیل، طلباء کا قیام و طعام، کتابوں کی فراہمی، کتابت کا فن، اشاعت کتب کے طریقے، کاغذ سازی کو ہندوستان میں رواج دینا، کاغذ کے اقسام، سلاطین اور علماء بیرون ہند میں اسلامی علماء کا امتیاز اور دوسرے مباحث کے بعد یہ مسئلہ پھر آگیا ہے کہ تعلیم کو دینی اور دنیوی خانوں میں بانٹنے کی ضرورت نہیں ہے ——— کتاب کا یہ دوسرا ایڈیشن مولانا مرحوم کی نظر ثانی کے بعد شائع ہوا ہے صفحات ۴۷۲ بڑی تقطیع -/۹ مجلد -/۱۰

(دوسری جلد زیر کتابت)

ملنے کا پتہ: مکتبہ برہان اردو بازار جامع مسجد دہلی

قاموس الوفیات لاعیان الاسلام

جناب ابوالنصر محمد خالدی عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد

اسلامی تاریخ کے کسی نہ کسی موضوع سے دلچسپی رکھنے والے جانتے ہیں کہ پڑھتے لکھتے۔ یا گفتگو کے دوران میں جب کسی مشہور شخص کا ذکر آجاتا ہے تو اس کے زمانہ کا تعین کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے اور اس کے زمانہ کا تعین کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اور اس غرض کے لئے اس کی تاریخ پیدائش یا تاریخ وفات اور اگر ہوسکے تو دونوں تاریخوں کا معلوم کرنا ناگزیر ہے۔ بر موقع آسانی سے کوئی قابل وثوق یا کم از کم مظنونہ مصدر عموماً دست یاب نہیں ہوتا اور اگر ہو بھی جائے تو بہت کچھ وقت و توانائی صرف کرنے کے بعد ہی مطلوبہ تاریخ کا پتہ لگ سکتا ہے۔ افسوس ہے کہ اب تک کوئی ایسی قاموس تالیف نہیں ہوئی جس سے اسلامی تاریخ کے سب نہ سہی اکثر افراد ہی کے وفیات معلوم ہوسکیں۔ اس لئے اسلامی تاریخ کی ایک قاموس الوفیات کا مرتب ہونا مناسب بلکہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔

ایک ابتدائی و سرسری اس لئے ناقص اندازہ کے مطابق ایسے اسلامی مشاہیر کی تعداد جن کا ذکر بار بار آتا ہے ایک لاکھ سے کسی طرح کم نہیں معلوم ہوتی۔ یہ اندازہ بھی صرف ایسے عربی مصادر کو پیش نظر رکھ کر کیا گیا ہے جو چھپ گئے ہیں اور جن میں مذکورہ اشخاص کی تاریخ وفات بھی بالعموم بیان کی گئی ہے۔ اگر دوسری زبانوں جیسے مثلاً فارسی کے مصادر بھی پیش نظر رہیں تو نہ معلوم اس تعداد میں کتنا اضافہ کرنا پڑے۔ صرف ماخذوں ہی کی تعداد ہزار ہا سے متجاوز

ہو جائے تو کوئی تعجب نہیں۔ ظاہر ہے کہ ان سب ذرائع ہی اکثر ماخذوں ہی سے مشاہیر کے وفیات ڈھونڈ ڈھونڈ کر مرتب کرنا تنہا ایک شخص کے دائرۂ امکان سے باہر ہے۔ ایسی تالیف کی تکمیل کیلئے کارکنوں کی ایک جماعت اور ضروری سازوسامان مہیا ہونے پر بھی کئی سال لگ جائیں گے۔ لیکن قاموس الوفیات کی افادیت واہمیت کا لحاظ کرتے ادوات واشخاص کی سربراہی کے انتظار میں جیسا بھی بن پڑے کام کی ابتدا نہ کرنا اور من خودکنم آغاز پایاں کئے رساند کی بناء ڈھونڈنا مناسب نہیں معلوم ہوتا لہذا اپنی سی کوشش شروع کرنے میں کوئی قباحت نظر نہیں آتی۔

منصوبہ یہ ہے کہ پہلے متداول ومشہور تاریخوں اور تذکروں سے ان میں دیئے ہوئے وفیات چن لئے جائیں اور انہیں کو یکجا کر کے بہ ترتیب حروف تہجی بہ اعتبار مصدر فرداً فرداً علیحدہ علیحدہ شائع کردیا جائے، جب اس طرح وفیات کی اتنی تعداد جمع ہو جائے کہ اس سے ایک ابتدائی لیکن مستقل قاموس مدون ہو سکے۔ تو بعض ایسے افراد کے نام جو یقیناً ایک سے زائد کتابوں میں آئے ہوں گے صرف ایک جگہ رکھ کر باقی سب جگہوں سے حذف کر دیئے جائیں گے لیکن جو جو تاریخ وفات جس جس کتاب سے نقل کی گئی ہے ان سب کا فہرست مصادر میں مفصل اور متن میں مجمل حوالہ درج ہوگا خواہ مختلف مصادر میں دی ہوئی تاریخوں میں اختلاف ہو یا نہ ہو۔ مبسوط ومستقل قاموس مدوّن ہونے سے پہلے اس قسم کی "یک مصدری" فہرست بھی خالی از افادہ نہیں ہوگی کیونکہ آئندہ تکمیل کار کے لئے دوسری اساسی کتابوں کی فہرست اشخاص مع وفیات کی طرح ان کتابوں سے مرتب کی ہوئی فہرستوں سے کام لینا ناگزیر ہوگا۔ نیز یہ کہ ایسی ہر فہرست اپنی حد تک اس حیثیت سے مکمل ہوگی کہ ان میں جن اشخاص کے نام نہیں ملیں گے ان کے متعلق لازماً یہ سمجھا جائے گا کہ ان کی تاریخ وفات اس کتاب میں موجود نہیں ہے۔ البتہ یہ خیال رہے کہ کسی کتاب میں کسی شخص کی تاریخ وفات نہ ملنے سے ضروری نہیں کہ اس کے حالات بھی اس میں نہ ہوں کیونکہ بعض وقت کوئی مؤلف کسی شخص کے حالات ضمناً بیان کرتا ہے مگر کسی وجہ سے تاریخ وفات کی صراحت نہیں کرتا۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ تذکرہ نگار کسی شخص کا ذکر مستقلاً کرتا ہے لیکن

تاریخ وفات نہیں بتاتا مثلاً ابن سعد نے ابومحجن ثقفی کا ذکر ضرور کیا ہے لیکن شاید لاعلمی کی وجہ سے ان کی تاریخ وفات ثبت نہیں کی۔ اس کتاب میں ایسی متعدد مثالیں اور بھی ہیں۔

عام تاریخیں تو بہ ترتیب زمانی ہوتی ہی ہیں ان میں اشخاص کا ذکر بہ ترتیب حروف تہجی ہو بھی نہیں سکتا اس لئے ان میں جن جن افراد کا ذکر ہوگا ان کے ناموں کو حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دینے کے لئے ظاہر ہے کہ انہیں شروع سے آخر تک دیکھ جانا اور ان میں مذکورہ اشخاص اور ان کی تاریخ وفات نشان زد کرنا ضروری ہے البتہ تذکرے عموماً بہ ترتیب حروف تہجی ہوتے ہیں۔ اس لئے ناموں کی ترتیب کے لئے یہاں سوائے سرسری مطالعہ کے کسی مزید محنت کی بالکل ضرورت نہیں پڑتی لیکن بعض تذکرے ایسے بھی ہیں جن میں اصحاب تذکرہ کی ترتیب باعتبار طبقہ ودرجہ بھی ہے اس طرح کے تذکروں کی ایک نمایاں مثال ابوعبداللہ محمد بن سعد کاتب واقدی متوفی سنہ دوسوتیس ہجری کی کتاب الطبقات الکبیر ہے۔ اس میں جن جن اصحاب کا تذکرہ ہے۔ ان کے ناموں کی ہجائی ترتیب کے لئے وہی طریقہ اختیار کرنا پڑے گا جس کی تفصیل اوپر عام تاریخوں کے سلسلہ میں بیان ہو چکی ہے۔

یہاں قاموس الوفیات کی تدوین کے جس منصوبہ کا خاکہ پیش کیا جا رہا ہے اس کی ابتدا اسی کتاب سے کی جا رہی ہے۔ اس کے بعد راقم الحروف نے محض اپنی سہولت کے لحاظ سے ارشاد الاریب اور ذکر اخبار اصبہان کا انتخاب کیا ہے۔

ہندسے لکھنے میں خطائے کتابت کا احتمال رہتا ہے اس لئے اسلامی مورخ اکثر وبیشتر تاریخیں لفظوں میں قلمبند کرتے ہیں۔ ہم نے بھی ایسا ہی کیا ہے بلکہ لفظوں کے محاذی ہندسے بھی لکھ دیئے ہیں۔ پہلا ہندسہ تاریخ، دوسرا مہینہ اور تیسرا سنہ کو ظاہر کرتا ہے۔

جملہ تاریخیں سنہ ہجری ہلالی میں ہیں۔ ہلالی تاریخ غروب آفتاب سے شروع ہوتی ہے مثلاً اگر کسی شخص کا انتقال انتیس یا تیس محرم بروز جمعہ بعد مغرب ہوا تو مورخ یکم صفر روز شنبہ لکھے گا اس سے ظاہر ہے کہ حسب رواج عرب ہجری تاریخوں کا شمار دن سے نہیں بلکہ رات کے آغاز

سے ہوتا ہے۔

قدیم اسلامی مورخوں کے یہاں تاریخ ثبت کرنے کا طریقہ ہمارے طریقہ سے ذرا مختلف ہے۔ مثلاً ہم کہیں گے عبداللہ کا انتقال دس محرم کو ہوا۔ وہ کہیں گے محرم کی دس راتیں گزری تھیں کہ عبداللہ چل بسا۔ عموماً پندرہ یا بیس تاریخ تک ایسا ہی لکھا جاتا ہے۔ پندرہ یا بیس کے بعد مثلاً ہم کہیں گے پچیس محرم کو فلاں صاحب مرگئے وہ کہیں گے محرم کی پانچ راتیں باقی تھیں کہ فلاں صاحب گذر گئے۔ آخرالذکر اسلوب بیان سے تاریخ کا ٹھیک ٹھیک تعین نہیں ہونے پاتا کیونکہ اس سے یہ بات نامعلوم ہی رہتی ہے کہ محرم کب ختم ہوا؟ انتیس کو یا تیس کو؟ اس طرح اس طرز بیان سے صرف ایک دن کی تاخیر یا تقدیم ہو سکتی ہے۔

لیکن جب بعض ادیب یا مورخ کسی واقعہ کا وقت بتانے میں دونوں کا مجموعی نام لکھ دیتے ہیں تو پھر ایک ہی دن کا نہیں بلکہ ایک سے زیادہ دنوں کا فرق پڑ جاتا ہے۔ جیسے مثلاً اگر کوئی صرف ایام حج لکھ دے تو اس سے مراد یوم الترویہ، یوم العرفہ، یوم النحر، یوم القر یا یوم النفر میں سے کوئی ایک دن ہوگا۔ اسی طرح مستعمل کا لفظ بھی پہلی، دوسری یا تیسری تاریخ کو ظاہر کرتا ہے کیونکہ عرب مہینے کے پہلے نصف حصہ کو چاند کی صعودی ترتیب کے لحاظ سے تین یا چار مساوی حصوں میں تقسیم کر کے پہلے ہلال، پھر قمیر پھر قمر اور اس کے بعد بدر کہتے ہیں۔ اسلئے اگر کوئی کاتب مستعمل شعبان لکھے تو اس سے مراد شعبان کی ابتدائی تین یا چار تاریخوں میں سے کوئی ایک تاریخ ہوگی۔ البتہ غرہ سے (یا البرار = مہینہ کی پہلی رات) ان کی مراد مہینہ کی پہلی ہی اور سلخ سے (یا ابن البراء = مہینہ کی آخری رات، یا یوم الیوم - مہینہ کا آخری دن) مہینہ کی آخری ہی تاریخ مراد ہوگی۔ یہاں بھی ایک دن کی تقدیم یا تاخیر ناگزیر ہے کیوں کہ آخری دن یا رات لکھنے سے انتیس یا تیس کا تعین نہیں ہوتا۔

متذکرہ صدر تنبیہ صرف روز یا شب کی ٹھیک ٹھیک تعین کے سلسلہ میں مزید معلوم ہوئی۔ سنہ کے تعین میں اس طرح کا کوئی ابہام قطعاً نہیں پایا جاتا۔

عربوں نے لیل و نہار کو کئی حصوں میں تقسیم کر کے ہر حصہ کا الگ الگ نام بھی رکھا تھا

اس قسم کے کم از کم دس نام تو قرآن مجید ہی میں آتے ہیں (اصیل ۔ بکرہ ۔ زلفہ ۔ صبح ۔ ظہیرۃ ۔ عشیہ ۔ غدہ ۔ عتق ۔ فجر ۔) اسی طرح مہینے کے ہر ہر دن کا بھی ان کے یہاں ایک ایک مستقل نام ہے ۔ مگر جہاں تک ہمیں معلوم ہے کسی کا وقت وفات وغیرہ ثبت کرتے ہوئے غالباً کسی ادیب یا مورخ نے ان ناموں کو اختیار نہیں کیا ۔ اس لئے ان کی وضاحت غیر ضروری سمجھی گئی اور یہی حال ایام مجوز کا ہے ان کی تفصیل جغرافیہ، ریاضی یا ہیئت کی قدیم کتابوں میں ملتی ہے ۔ اجمالی واقفیت کے لئے مسعودی کی کتاب مروج الذہب و معدن الجواہر طبع لیدن سے رجوع کیا جا سکتا ہے (جزو ۳ صفحات چار سو گیارہ تا چھبیس)

تخمینی تاریخ بتلانے کے لئے عربی میں تقریباً کے سوا عام طور پر بضع اور نیف بروزن سے رائج ہیں ۔ بضع کا اطلاق تین یا چار سے نو تک کے لئے ہوتا ہے خواہ وہ دن ہو یا ہفتہ یا سال لیکن بصورت عقود میں دہوں کے ساتھ استعمال ہوتا ہے ۔ سو کے بعد نہیں بولا جاتا اور معدود سے پہلے آتا ہے جیسے مثلاً بضع عشر رجلاً (تقریباً دس مرد) تو کہیں گے ۔ مگر بضع مائۃ یا بضع الف نہ کہیں گے ۔

نیف کا لفظ دس، سو یا ہزار کے بعد تین تک کی غیر معین زیادتی ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے اور ہمیشہ معدود کے بعد آتا ہے مثلاً عشرون ونیف، مائۃ ونیف یا الف ونیف یعنی دس پر ایک، دو، یا تین (گیارہ، بارہ یا تیرہ)

اردو میں ہجری (قمری) سنہ سے عیسوی (شمسی) سنہ کی مطابقت بتانے والی کئی جنتریاں چھپی ہیں ۔ مگر وہ اب بہت کم یاب ہیں البتہ انجمن ترقی اردو ہند (۱۹۳۹ء) پاکستان (۱۹۵۶ء) سے شائع شدہ سستی تقویم ہجری و عیسوی بآسانی مل جاتی ہے حسب ضرورت اس سے رجوع کیا جا سکتا ہے ان طریقوں سے بعض صورتوں میں صرف چند مہینوں کا فرق آجائے گا ۔ لیکن کسی صورت بارہ مہینوں کا فرق نہیں ہوگا ۔

(الف) سنہ ہجری سے فی صدی تین عدد منہا کر کے باقی کو ۶۲۱ء میں جمع کیا جائے

جمع سنہ عیسوی ہوگا۔ جیسے مثلاً سنہ ۵۴۳ھ = (۵۴۳-۱۵ = ۵۲۸ + ۶۲۱٫۵) ۱۱۴۹ء

(ب) سنہ ہجری کو ۹۷ سے ضرب دے کر حاصل ضرب کو ۶۲۱٫۵ میں جمع کیا جائے حاصل جمع سنہ عیسوی ہوگا۔ مثلاً سنہ ۳۴۵ھ × ۹۷ = ۳۳۴٫۶۵ + ۶۲۱ = ۹۵۶ء

(ج) سنہ ہجری کے اعداد کو ۳۳ سے تقسیم کریں اور خارج قسمت کو سنہ ہجری کے اعداد سے خارج کریں اور باقی میں ۶۲۲ جمع کریں۔ تقسیم نصف سے کم بچے تو چھوڑ دیں ورنہ قبل منہا ئی ایک عدد خارج قسمت میں جمع کرکے تفریق کریں۔ مثال

سنہ ۹۸۷ھ = (۹۸۷ ÷ ۳۳ - خارج قسمت = ۹۵۷)، ۹۵۷ + ۶۲۲ = سنہ ۱۵۷۹ء

(فصل اوّل)

ازطبقات الصحابۃ الکبریٰ

ابوعبداللہ محمد بن سعد کاتب الواقدی

(طبع یورپ ۱۹۰۵ تا ۱۹۲۱ء)

(۱)

۱ آدم بن ابی ایاس، ابوالحسن — جمادی الآخرہ سنۃ عشرین ومائتین — ۲۲۰

۲ الاسود بن یزید بن قیس، ابوعمرو — سنۃ خمس وسبعین — ۷۵

۳ آبان بن صالح بن عمیر بن عبید — سنۃ بضع عشرۃ ومائۃ — ۱۱۳ تا ۱۱۹

۴ ابراہیم بن ابی سوید — سنۃ اربع وعشرین ومائتین — ۲۲۴

۵ ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبۃ، ابواسماعیل — سنۃ خمس وستین ومائۃ — ۱۶۵

۶ ابراہیم بن جعفر بن محمود بن عبداللہ، ابواسحاق

شوال سنۃ احدی وتسعین ومائۃ ۰-۱۰-۱۹۱

۷ ابراہیم بن حمید بن عبدالرحمن، ابواسحاق الرواسی

سنۃ ثمان وسبعین ومائۃ ۰-۰-۱۷۸

۸ ابراہیم بن زیاد، سیلان، ابواسحاق

یوم الاربعاء لست لیال خلون من ذی الحجۃ سنۃ ثمان وعشرین ومائتین

چہارشنبہ ۷-۱۲-۲۲۸

۹ ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمن، ابواسحاق

سنۃ ثلاث وثمانین ومائۃ —۱۸۳

۱۰ ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف بن عبد عوف

سنۃ ست وسبعین —۷۶

۱۱ ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ، ابواسحق، مولی الاسلم

سنۃ اربع وثمانین ومائۃ —۱۸۴

۱۲ ابراہیم بن محمد الحارث، ابواسحاق الفزاری

سنۃ ثمان وثمانین ومائۃ ۱۸۸

۱۳ ابراہیم بن محمد بن عرعرہ بن البرند رمضان سنۃ احدی وثلاثین ومائتین ۹-۲۳۱

۱۴ ابراہیم بن نعیم النحام بن عبداللہ بن اسید بن عبید

ذی الحجہ سنۃ ثلاث وستین ۱۲-۶۳

۱۵ ابراہیم بن یزید بن الاسود، ابوعمران النخعی سنۃ ست وتسعین —۹۶

۱۶ ابراہیم بن یزید الخوزی، مولی عمر بن عبدالعزیز

سنۃ احدی وخمسین ومائۃ —۱۵۱

۱۷ ابی بن ثابت بن منذر، ابوشیخ صفر سنۃ اربع ۲-۴

۱۸	ابی بن کعب بن قیس بن عبید، ابو المنذر	سنۃ ثلاثین	۳۰—۰
۱۹	احمد بن ابراہیم، ابو علی الموصلی	ربیع الاول سنۃ ست وثلاثین ومائتین	۲۳۶-۳—
۲۰	احمد بن اسحاق، ابو اسحاق الحضرمی	رمضان سنۃ احدی عشرۃ ومائتین	۲۱۱-۹-
۲۱	احمد بن اسد بن عاصم بن مغول، ابو عاصم	صفر سنۃ تسع وعشرین ومائتین	۲۲۹-۲
۲۲	احمد بن عبد اللہ بن یونس، ابو عبد اللہ	یوم الجمعۃ لخمس لیال بقین من ربیع الآخر سنۃ سبع وعشرین ومائتین جمعہ	۲۲۷-۴-۲۵
۲۳	احمد بن محمد بن ایوب، ابو جعفر	لیلۃ الثلاثاء لاربع لیال بقین من ذی الحجۃ سنۃ ثمان وعشرین ومائتین شب سہ شنبہ	۲۷-۱۲-۲۲۸
۲۴	احمد بن المفضل، مولیٰ قریش	ذی القعدہ سنۃ خمس عشرۃ ومائتین	۲۱۵-۱۱—
۲۵	ارقم بن ابی الارقم عبد مناف بن اسد ابو عبد اللہ	سنۃ خمس وخمسین	۵۵—۰
۲۶	ازہر بن سعید الحرازی	سنۃ تسع وعشرین ومائۃ	۱۲۹
۲۷	اسباط بن محمد، ابو محمد القرشی	سنۃ مائتین	۲۰۰—۰
۲۸	اسحاق بن سلیمان، ابو یحیی	سنۃ تسع وتسعین ومائۃ	۱۹۹—۰
۲۹	اسحاق بن سوید العدوی	سنۃ احدی وثلاثین ومائۃ	۱۳۱—۰
۳۰	اسحاق بن کعب بن عجرہ بن امیہ بن عدی	ذی الحجۃ سنۃ ثلاث وستین	۶۳-۱۲—
۳۱	اسحاق بن منصور السلولی	سنۃ خمس ومائتین	۲۰۵—۰
۳۲	اسحاق بن یوسف، ابو محمد الازرق	سنۃ خمس وتسعین ومائۃ	۱۹۵—۰

۳۳ اسد بن وداعۃ الطائی — سنۃ سبع وثلاثین ومائۃ — ۱۳۷

۳۴ اسرائیل بن یونس بن ابی اسحاق، ابو یوسف السبیعی

سنۃ اثنتین وستین ومائۃ — ۱۶۲

۳۵ اسعد بن زرارہ بن عدس، ابو امامہ — سنۃ احدی — ۰—۰—۱

۳۶ اسماء بنت ابی بکر الصدیق — جمادی الاولی سنۃ ثلاث وسبعین — ۵—۷۳

۳۷ اسماء بن حارثہ بن سعید بن عبداللہ — سنۃ ست وستین — ۰—۶۶

۳۸ اسماء بن عبید — سنۃ احدی واربعین ومائۃ — ۱۴۱

۳۹ اسماعیل بن ابراہیم — جمادی الاولی سنۃ ست وثلاثین ومائتین — ۵— ۲۳۶

۴۰ اسماعیل بن ابراہیم بن بسام، ابو ابراہیم الترجمانی

لخمس خلون من المحرم سنۃ ست وثلاثین ومائتین — ۵ —۱— ۲۳۶

۴۱ اسماعیل بن ابراہیم، بن مقسم، ابو بشر

یوم الثلاثاء لثلاث عشرۃ خلت من ذی القعدۃ سنۃ ثلاث وتسعین مائۃ

سہ شنبہ ۱۳-۹-۱۹۳

۴۲ اسماعیل بن ابی خالد، ابو عبداللہ — سنۃ ست واربعین ومائۃ — ۱۴۶

۴۳ اسماعیل بن زکریا بن مرہ، ابو زیاد — سنۃ ثلاث وسبعین ومائۃ — ۱۷۳

۴۴ اسماعیل بن عبدالکریم بن معقل بن منبہ، ابو ہاشم

سنۃ عشرۃ ومائتین — ۲۱۰

۴۵ الاسود بن عامر، شاذان — سنۃ ثمان ومائتین — ۰—۲۰۸

۴۶ اشعث بن عبدالملک، ابو ہانی الحمرانی

سنۃ ست واربعین ومائۃ — ۰—۱۴۶

۴۷ اصبغ بن زید الوراق، ابو عبداللہ — سنۃ تسع وخمسین ومائۃ — ۰—۱۵۹

۴۸ افلح، مولیٰ ابی ایوب الانصاری، ابوکثیر
ذی الحجہ سنۃ ثلاث وستین —۱۲-۶۳

۴۹ انس بن مالک بن النضر بن ضمضم سنۃ احدیٰ او اثنین او ثلاث وتسعین ۹۱-۹۲ یا ۹۳

۵۰ انیس بن قتادہ بن ربیعہ، زوج خنساء
یوم اُحد سنۃ ثلاث —۱۰-۳

۵۱ اوس بن ثابت، اخو حسان الشاعر یوم اُحد سنۃ ثلاث —۱۰-۳

۵۲ اوس بن حذیفۃ الثقفی لیالی الحرہ ۱۲-۶۳

۵۳ اوس بن خالد، ابوالجوزاء الربعی سنۃ ثلاث وثمانین ۰—۸۳

۵۴ اوس بن عوف الثقفی سنۃ تسع وخمسین —۵۹

۵۵ اوس بن معیر بن لوذان بن ربیعہ بن عویج، ابو محذورہ
سنۃ تسع وخمسین —۵۹

۵۶ ایوب بن ابی تمیمہ، ابوبکر السختیانی سنۃ احدی وثلاثین ومائۃ —۱۳۱

۵۷ ایوب بن ابی مسکین، ابوالعلاء القصاب
سنۃ اربعین ومائۃ —۱۴۰

(ب)

۵۸ بحر بن کنیز، ابوالفضل السقاء سنۃ ستین ومائۃ —۱۶۰

۵۹ ابوالبداح بن عاصم بن عدی بن الجد بن العجلان
سنۃ سبع عشرۃ ومائۃ —۱۱۷

۶۰ بریدہ بن الحصیب بن عبداللہ بن الحارث، ابوعبداللہ سنۃ ثلاث وستین —۶۳

۶۱ بُسر بن سعید، مولی الحضرمیین سنۃ مائۃ ۰ — ۱۰۰

۶۲ بسار بن موسیٰ ابو عثمان الخفاف رمضان سنۃ ثمان وعشرین ومائتین — ۲۲۸

۶۳ ابو البشر، مؤذن دمشق سنۃ ثلاثین ومائۃ ۱۳۰

۶۴ بشر بن الحارث، ابو نصر

یوم الاربعاء لاحدی عشرۃ لیلۃ خلت من ربیع الاوّل سنۃ سبع وعشرین ومائتین

چہار شنبہ ۱۱—۳—۲۲۷

۶۵ بشر بن عمران، ابو محمد الزہرانی شعبان سنۃ تسع ومائتین ۰—۸—۲۰۹

۶۶ بشر بن عمرو بن حنش، ابو المنذر الجارود سنۃ عشرین ——۰——۲۰

۶۷ بشر بن المفضل، ابو اسماعیل سنۃ ست وثمانین ومائۃ ——۱۸۶

۶۸ بشر بن عمرو بن حنش بن المعلّی وھو الحارث، الجارود

سنۃ احدی وستین او اول اثنتین وستین —۶۱ یا ۶۲

۶۹ بشر بن (ابی عیاش) عبید بن معاویہ بن صامت

ذی الحجہ سنۃ ثلاث وستین ۱۲— ۶۳

۷۰ بشر بن ثابت بن زید بن قیس ذی الحجہ سنۃ ثلاث وستین ۱۲—۶۳

۷۱ بشیر بن سعد بن ثعلبہ بن خلاس، ابو النعمان

سنۃ اثنتی عشرۃ —۰— ۱۲

۷۲ بقیہ بن الولید، ابو یحمد الحمصی سنۃ سبع وتسعین ومائۃ —۰— ۱۹۷

۷۳ ابو بکر الصدیق رض جمادی الآخر سنۃ ثلاث عشرۃ —۶— ۱۳

۷۴ ابو بکر بن عبد الرحمان بن الحارث بن ہشام بن المغیرہ

سنۃ اربع وتسعین —۰— ۹۴

۷۵ ابو بکر بن عیاش، الاحدب الاسدی سنۃ ثلاث وتسعین ومائۃ — ۱۹۳

۷۶	بکر بن عبد اللہ المزنی	سنۃ ست او ثمان ومائۃ	۱۰۶ یا ۱۰۸
۷۷	بلال بن رباح، مولیٰ ابی بکر الصدیق ابو عبد اللہ سنۃ عشرین		۲۰ ـــ

(ت)

۷۸	ابو تمیم الجیشانی	سنۃ سبع او ثمان وسبعین	۷۷ یا ۷۸
۷۹	تمیم بن طرفۃ الطائی	سنۃ اربع وتسعین	۹۴ ـــ

(ث)

۸۰	ثابت بن اقرم بن ثعلبہ بن عدی بن جد	سنۃ اثنتی عشرۃ	۱۲ ـــ
۸۱	ثابت بن ثعلبہ بن زید بن حارث بن حرام	سنۃ ثمان	۸ ـــ
۸۲	ثابت بن عمرو بن زید بن عدی بن سواد	یوم احد سنۃ ثلاث	۳-۱۰ ـــ
۸۳	ثابت بن محمد، ابو اسماعیل الکنانی	ذی الحجہ سنۃ خمس عشرہ ومائتین	۲۱۵-۱۲ ـــ
۸۴	ثابت بن هزیہ، ابن النضر مالک بن نجیاہ	شوال سنۃ ثلاث	۳-۱۰ ـــ
۸۵	ثابت بن موسیٰ، ابو یزید	سنۃ تسع وعشرین ومائتین	۲۲۹ ـــ
۸۶	ثابت بن ہزال بن عمرو بن قربوس	سنۃ اثنتی عشرۃ	۱۲ ـــ
۸۷	ثعلبہ بن عنمۃ بن عدی بن سنان	یوم الخندق سنۃ خمس	۵ ـــ
۸۸	ثقف بن عمرو بن سمیط، ابو مالک دمدلاج	سنۃ سبع	۷ ـــ
۸۹	ثوبان، مولیٰ رسول اللہ صلعم	سنۃ اربع وخمسین	۵۴ ـــ
۹۰	ثور بن یزید، ابو خالد الکلاعی	سنۃ ثلاث وخمسین ومائۃ	۱۵۳ ـــ

(ج)

۹۱ جابر بن زید، ابو الشعثاء الازدی — سنۃ ثلاث ومائۃ — ۰ — ۱۰۳

۹۲ جابر بن عبداللہ — سنۃ ثمان وسبعین — ۰ — ۷۸

۹۳ جابر بن یزید الجعفی — سنۃ ثمان وعشرین ومائۃ — ۰ — ۱۲۸

۹۴ جامع بن شداد، ابو صخرہ، المحاربی

لیلۃ الجمعۃ لجمعۃ بقیت من رمضان سنۃ ثمان عشرۃ ومائۃ شب جمعہ ۲۳-۹-۱۱۷ یا ۱۱۸

۹۵ جابر بن صخر بن امیہ بن خنسا، ابو عبداللہ — سنۃ ثلاثین — ۰ — ۳۰

۹۶ جبرئیل بن عتیک بن قیس بن ہیشہ ابو عبداللہ

سنۃ احدی وستین — ۰ — ۶۱

۹۷ جبیر بن مالک بن القشب (بن ؟) جندب بن نضلہ

سنۃ اثنتی عشرۃ — ۱۲

۹۸ جرثوم بن عبدالکریم، ابو ثعلبۃ الخشنی، انظر جرہم بن فاشس

(دیکھئے جرہم بن فاشس)

۹۹ جرہم بن فاشس، ابو ثعلبۃ الخشنی — سنۃ خمس وسبعین — ۰ — ۷۵

۱۰۰ جریر بن حازم بن زید، ابو النضر الجہضمی — سنۃ سبعین ومائۃ — ۰ — ۱۷۰

۱۰۱ جعفر بن ایاس، ابو بشر — سنۃ خمس وعشرین ومائۃ — ۰ — ۱۲۵

۱۰۲ جعفر بن برقان الکلابی — سنۃ اربع وخمسین ومائۃ — ۰ — ۱۵۴

۱۰۳ جعفر بن حیان العطاردی، ابو الاشہب

سنۃ خمس وستین ومائۃ — ۱۶۵

۱۰۴ جعفر بن ربیعہ بن عبداللہ بن شرحبیل — سنۃ اثنتین وثلاثین ومائۃ — ۰ — ۱۳۲

۱۰۵ جعفر بن زیاد الاحمر سنۃ سبع وسبعین ومائۃ ــــ ۱۷۷

۱۰۶ جعفر بن سلیمان، ابو سلیمان الضبعی رجب سنۃ ثمان وسبعین ومائۃ ــــ ۱۷۸

۱۰۷ جعفر بن عبداللہ بن الحنفیۃ ذی الحجہ سنۃ ثلاث وستین ــــ ۱۲ ــ ۶۳

۱۰۸ جعفر بن محمد بن جعفر بن عمرو، ابو عون

یوم الاثنین لاحدی عشرہ لیلۃ خلت من شعبان سنۃ تسع ومائتین

دوشنبہ ۱۱ ــ ۸ ــ ۲۰۹

۱۰۹ جنادہ بن ابی امیہ الازدی سنۃ ثمانین ــــ ۰ ــ ۸۰

۱۱۰ ابو جندل بن سہیل بن عمرو بن عبد شمس بن عبد ودّ

سنۃ ثمان عشرۃ ــــ ۰ ــ ۱۸

۱۱۱ جویریہ بنت الحارث بن ابی ضرار بن حبیب، زوج رسول اللہ صلعم

سنۃ خمسین اور ربیع الاول سنۃ ست وخمسین ــــ ۵۰ یا ۳ ــ ۵۶

(ح)

۱۱۲ حاتم بن اسماعیل، ابو اسماعیل سنۃ ست وثمانین ومائۃ ــــ ۰ ــ ۱۸۶

۱۱۳ حاتم بن حریث الحمصی سنۃ ثمان وثلاثین ومائۃ ــــ ۱۳۸

۱۱۴ حاجب بن ہمیدہ، من اہل رابغ سنۃ اثنتی عشرۃ ــــ ۱۲

۱۱۵ حاجب بن الولید، ابو احمد المعلم الاعور

سنۃ ثمان وعشرین ومائتین ــــ ۲۲۸

۱۱۶ حارث بن عطیۃ، ابو عبداللہ سنۃ تسع وتسعین ومائۃ ۱۹۹

۱۱۷ حارث بن انس بن رافع بن امراء القیس

شوال سنۃ ثلاث ــــ ۰ ــ ۱۰ ــ ۳

۱۱۸ حارث بن اوس بن معاذ بن النعمان، ابو اوس
شوال سنة ثلاث — ۱۰ — ۳

۱۱۹ حارث بن حاطب بن عمرو بن عبید، ابو عبد اللہ
یوم خیبر محرم سنة سبع — ۱ — ۷

۱۲۰ حارث بن حزمہ بن عدی، ابو بشر سنة اربعین ۰ — ۴۰

۱۲۱ حارث بن صمہ بن عمرو بن عتیک، ابو سعد صفر سنة اربع ۲ — ۴

۱۲۲ حارث بن عتیک بن النعمان بن عمرو، ابو اخزم
سنة اربع عشرة — ۱۴

۱۲۳ الحارث بن عمرو الہذلی سنة سبعین ۰ — ۷۰

۱۲۴ حارث بن قیس بن خالد بن مخلد، ابو خالد سنة اثنتی عشرة ۰ — ۱۲

۱۲۵ الحارث بن ہشام بن المغیرہ بن عبد اللہ المخزومی
فی طاعون عمواس سنة ثمان عشرة ۰ — ۱۸

۱۲۶ حارثہ بن سراقہ بن حارث بن عدی سنة اربع عشرة ۱۴

۱۲۷ حاطب بن ابی بلتعہ، ابو محمد سنة ثلاثین — ۳۰

۱۲۸ حبان بن علی العنزی، ابو علی سنة احدی وسبعین ومائة ۰ — ۱۷۱

۱۲۹ حبان بن ہلال، ابو حبیب الباہلی رمضان سنة ست عشرة ومائتین ۹ — ۲۱۶

۱۳۰ حبہ بن جوین العرنی سنة ست وسبعین — ۷۶

۱۳۱ حبیب بن خلف بن جبیر بن النعمان بن امیہ
ذی الحجہ سنة ثلاث وستین ۱۲ — ۶۳

۱۳۲ حبیب بن مسلمہ بن مالک الاکبر الفہری سنة اثنتین واربعین ۰ — ۴۲

۱۳۳ حبیب بن قیس بن دینار الاسدی، ابو یحیی سنة تسع عشرة ومائة ۰ — ۱۹

۱۳۴ الحجاج بن الحارث بن قیس بن عدی رجب سنۃ خمس عشرۃ ۰۰-۷-۱۵

۱۳۵ الحجاج بن محمد، ابو محمد الاعور ربیع الاول سنۃ ست ومائتین ۰۰-۳-۲۰۶

۱۳۶ الحجاج بن المنہال، ابو محمد الانماطی

یوم السبت لخمس بقین من شوال سنۃ سبع عشرۃ ومائتین شنبہ ۲۵-۱۰-۲۱۷

۱۳۷ الحجاج بن یوسف بن عبید اللہ بن ابی زید، ابو محمد

سنۃ ثمان او تسع وخمسین ومائۃ او جمادی الاولی سنۃ ست عشرۃ ومائتین

۱۵۸، ۱۵۹ یا ۵-۲۱۶

۱۳۸ حُدیر بن کریب، ابو الزاہریۃ الحضرمی

سنۃ تسع وعشرین ومائۃ ـــ ۱۲۹

۱۳۹ حذیفہ بن الیمان بن حسیل بن جابر، ابو عبد اللہ

سنۃ ست وثلاثین ۰ـــ ۳۶

۱۴۰ حرام بن سعد بن محیصہ بن مسعود بن کعب

سنۃ ثلاث عشرۃ ومائۃ ـــ ۱۱۳

۱۴۱ حرام بن ملحان (ابن ؟) مالک بن خالد بن زید سنۃ ثلاث ۰ـــ ۳

۱۴۲ حزم بن ابی حزم القطعی سنۃ خمس وسبعین ومائۃ ۰ـــ ۱۷۵

۱۴۳ الحسن بن ابی الحسن یسار لیلۃ الجمعۃ رجب سنۃ عشر ومائۃ

شب جمعہ ـ۷ـ ۱۱۰

۱۴۴ الحسن بن الحر، ابو محمد سنۃ ثلاث وثلاثین ومائۃ ـــ ۱۳۳

۱۴۵ حسن بن حی، وہو صالح بن صالح، ابو عبد اللہ

سنۃ سبع وستین ومائۃ ۱۶۷

۱۴۶ الحسن بن عمارہ، ابو محمد البجلی سنۃ ثلاث وخمسین ومائۃ ـــ ۱۵۳

۱۴۷ الحسن بن عمر، ابو الملیح سنۃ احدی وثمانین ومائۃ ۱۸۱

۱۴۸ الحسن بن واقع الربعی سنۃ عشرین ومائتین —— ۲۲۰

۱۴۹ الحسین بن ابراہیم بن الحر بن زعلان، ابو علی الکاتب

سنۃ ست عشرۃ ومائتین —— ۲۱۶

۱۵۰ الحسین بن ابی جعفر الجفری سنۃ تسعین ومائۃ ۱۹۰

۱۵۱ الحسین بن حسین بن عطیہ، ابو عبد اللہ العوفی

سنۃ احدیٰ او اثنین ومائتین ۲۰۱ یا ۲۰۲

۱۵۲ الحسین بن الربیع، ابو مطیر، صاحب البواری، ابو علی

یوم السبت فی غرۃ رمضان سنۃ احدیٰ وعشرین ومائتین شنبہ ۱-۹ — ۲۲۱

۱۵۳ حسین بن علی، ابو عبد اللہ الجعفی ذی القعدہ سنۃ ثلاث ومائتین ۰ — ۱۱ — ۲۰۳

۱۵۴ حصین بن جندب بن الحارث، ابو ظبیان الجنبی سنۃ تسعین ۰ —— ۹۰

۱۵۵ حصین بن حارث بن عبد المطلب سنۃ اثنتین وثلاثین ۰ —— ۳۲

۱۵۶ حفص بن سلیمان، ابو الحسن سنۃ احدیٰ وثلاثین ومائۃ ۰ —— ۱۳۱

۱۵۷ حفص بن غیاث بن طلق بن معاویہ، النخعی

عشر ذی الحجہ سنۃ اربع وتسعین ومائۃ ۱۰-۱۲-۱۹۴

۱۵۸ حفص بن عمر ابو عمر الحوضی جمادی الآخرۃ سنۃ خمس وعشرین ومائتین —— ۲۲۵

۱۵۹ حفصہ بنت عمر زوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شعبان سنۃ خمس واربعین ۸ — ۴۵

۱۶۰ الحکم بن ابان، من اہل عدن سنۃ اربع وخمسین ومائۃ — ۱۵۴

۱۶۱ الحکم بن سنان سنۃ تسعین ومائۃ ۰ — ۱۹۰

۱۶۲ الحکم بن عتیبۃ، ابو عبد اللہ سنۃ خمس عشرۃ ومائۃ ۰ — ۱۱۵

۱۶۳ الحکم بن عمرو بن مجدع الغفاری سنۃ خمسین ۰ — ۵۰

۱۶۴ الحکم بن عمرو بن مجدع بن حذیم الحارث سنۃ خمسین ۔۔۔۔ ۵۰

۱۶۵ الحکم بن موسیٰ، ابوصالح البزار شوال سنۃ اثنتین وثلاثین ومائتین ۔۔۔ ۲۳۲

۱۶۶ الحکم بن نافع، ابوالیمان الحمصی ذی الحجۃ سنۃ اثنتین وعشرین ومائتین ۱۲۔۲۲۲

۱۶۷ حمزہ بن عبدالمطلب، اسد اللہ یوم احد سنۃ ثلاث ۔۔۔ ۱۰۔۔۔۳

۱۶۸ حمزہ بن عمارۃ، ابوعمارہ الزیات سنۃ ست وخمسین ومائۃ ۔۔۔ ۱۵۶

۱۶۹ حماد بن اسامہ بن زید، ابواسامہ

یوم الاحد لاحدی عشر لیلۃ بقیت من شوال سنۃ احدی ومائتین

یک شنبہ ۱۹۔۔۔۱۰۔۔۔۲۰۱

۱۷۰ حماد بن زید بن درہم، ابواسماعیل

یوم الجمعۃ لعشر خلون من رمضان سنۃ تسع وسبعین ومائۃ جمعہ ۱۰-۹-۱۷۹

۱۷۱ حماد بن سعدہ، ابوسعید جمادی الاول (؟) سنۃ اثنتین ومائتین ۵ یا ۶ ۔۔ ۲۰۲

۱۷۲ حمید بن ابی حمید طرخان، ابوعبیدہ الطویل سنۃ اثنتین واربعین ومائۃ ۔۔۔ ۱۴۲

۱۷۳ حمید بن عبدالرحمان بن حمید الرواسی، ابوعوف سنۃ سبعین ومائۃ ۔۔۔ ۱۷۰

۱۷۴ حمید بن عبدالرحمان بن عوف بن عبد عوف

سنۃ خمس وتسعین ۔۔ ۹۵

۱۷۵ حویطب بن عبدالعزی بن ابی قیس بن عبدود بن نصر

سنۃ اربع وخمسین ۔۔۔ ۵۴

۱۷۶ حی بن ھانی، ابوقبیل المعافری

سبع وعشرین ومائۃ ۔۔ ۱۲۷

۱۷۷ حی بن یومن، ابوعشانہ المعافری سنۃ ثمان عشرۃ ومائۃ ۔۔۔ ۱۱۸

(باقی آئندہ)